بسم اللہ الرحمن الرحیم


رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تیلیفون نمبر ۳۰

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

# الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم چہارشنبہ

| جلد ۳۳ | ۳۱ ماہ صلح ۱۳۲۴ ھش | ۱۶ صفر ۱۳۶۴ھ | ۳۱ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۷ |
|---|---|---|---|---|




## مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بھی حضور نے بنماز عصر سے نماز مغرب تک درس القرآن دیا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بھی بخار نزلہ اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پاؤں کے درد میں آج نسبتاً افاقہ رہا ۔ دوپہر کے وقت درد زیادہ ہو گیا تھا ۔ لیکن شام کے وقت طبیعت نسبتاً اچھی ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

# اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے ساتھ ہو

## تحریکِ جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۷ فروری ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

سلسلہ کے کام خدا تعالیٰ کے ہیں ۔ جو سلسلہ کے کام کریگا ۔ وہ اپنا اجر اللہ تعالیٰ سے پائیگا ۔ اس کے لئے بار بار میں نے دوستوں کو توجہ دلائی ہے ۔ کہ تحریکِ جدید کی جب تحریک ہو ۔ تو بعض دوست ثواب کے لئے خواہ کارکن ہوں یا نہ ہوں کام کے لئے آگے نکل آیا کریں ۔ چنانچہ جب بھی ایسا ہوا ہے ۔ غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے کاموں میں برکت دیدی ہے ۔ اب چونکہ دس سال پہلے دَور کے گزر چکے ہیں ۔ غالباً دوستوں نے سمجھا ہے ۔ کہ اب کام کا وقت گزر گیا ہے ۔ حالانکہ جب کانٹا بدلتا ہے ۔ وہی وقت خطرہ کا ہوتا ہے ۔ چنانچہ اس دفعہ میں دیکھتا ہوں ۔ کہ کئی جماعتوں اور افراد میں سستی کے آثار نظر آتے ہیں ۔ اور کئی جماعتوں اور افراد نے اپنے وعدے اب تک نہیں بھجوائے ۔ کئی جماعتوں نے پوری تندہی سے کام نہیں کیا ۔ حالانکہ یہ امر جماعت پر واضح ہو چکا ہے ۔ کہ ابھی اصل کام کی بنیادیں بھرنے میں بہت بڑی قربانی کی ضرورت ہے ۔ اور اب صرف چند دن وعدوں کے لکھوانے میں رہ گئے ہیں ۔ جہاں ایک حصہ جماعت نے بے نظیر ایثار کا ثبوت دیا ہے ۔ وہاں دوسرے حصہ میں سستی بھی نظر آ رہی ہے ۔ گویا کہ وہ تھک گئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے ۔ اور ان میں چستی پیدا کرے ۔ عمل مقبول وہی ہے ۔ جس کے نتیجہ میں انسان کو زیادہ قربانی کا موقعہ ملے ۔ وہ عمل جس کے بعد انسان تھک جائے ۔ ایک خطرہ کا الارم ہے ۔ جس سے مومن کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے ۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے تحریک جدید کے تمام ان مجاہدوں کو جنہوں نے اب تک اپنے وعدے نہیں بھجوائے توجہ دلاتا ہوں ۔ کہ جلد اپنے وعدے بھجوائیں ۔ اور تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں ۔ کہ اگر فہرست نہیں بھجوائی ۔ تو اب جلد مکمل کر کے بھجوا دیں ۔ اور پہلے ناقص بھجوائی ہے ۔ تو اب مکمل کرنے کی کوشش کریں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو ۔ اور آپ کا مددگار ہو ۔ مَیں نے نو سالہ میعاد کی زیادتی قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق بڑھائی ہے ۔ کہ دوزخ پر انیس نگران ہونگے ۔ پس مَیں نے چاہا کہ تحریک جدید کی ہر جماعت کی قربانی انیس سال کی ہو جائے ۔ تا کہ دوزخ کے دروازے اس کے لئے بند ہو جائیں ۔ اور دوزخ کے انیس کے انیس دارو غے بجائے ان کے دشمن کے ان کے دوست ہوں ۔ اللہ تعالیٰ تمام تحریک کے مجاہدوں پر خواہ دفتر اول کے ہوں ۔ خواہ دفتر دوم کے اس دُنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کا سامان پیدا کرے ۔ اور اسلام کی عمارت کی ایک مضبوط بنیاد ان کے ہاتھ سے رکھوا دے ۔ اللھم آمین والسلام

خاکسار ۔ مرزا محمود احمد

ایڈیٹر : غلام نبی

# اخبار "حریت" کی فحش کلامی اور شرفا کا فیصلہ

(از ایڈیٹر)

دہلی سے ایک اخبار "حریت" شائع ہوتا ہے۔ جس کی غرض و غایت یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ بدزبانی اور فحش کلامی کے زور سے ایک طرف تو اپنے خاص طبقہ میں قبولیت حاصل کرے۔ اور دوسری طرف شرفاء کو ڈرا دھمکا کر اپنا مطلب حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ قریباً اس کے ہر پرچہ میں کسی نہ کسی پر بلاوجہ برسنے اور کسی نہ کسی کی پگڑی اچھالنے کے سوا اور کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جس کی بناء پر اُسے روزانہ اخبار سمجھا جا سکے۔ لیکن باوجود اس کے کہ یہ اخبار گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے میں حد سے بڑھا ہوا ہے۔ جب اس نے حال ہی میں آریوں کی طرف رخ کیا تو ایسی منہ کی کھائی کہ چلا اٹھا۔ اور اُسے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھنا پڑا کہ

"کسی مذہب پر اعتراض کرنا اور ہے۔ اور گالیاں دینا اور فحش کلامی کو کبھی بھی شرفا کے طبقہ میں پسند نہیں کیا گیا۔ گالیاں بکنے والے کو ہر سوسائٹی میں لفنگا اور پست فطرت سمجھا گیا ہے"۔ (حریت ۶ر جنوری ۱۹۴۵ء)

لیکن یہی اخبار کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی جس تہذیب و شرافت کا اظہار کر رہا ہے اس کا اندازہ اس کے کئی ایک پرچوں سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ گالیاں بکنے والے کو ہر سوسائٹی میں لفنگا اور پست فطرت قرار دینے والے اخبار "حریت" کی اگر صرف وہ خوش کلامی ملاحظہ ہو۔ جو اگلے ہی روز یعنی ۷ر جنوری کے پرچہ میں اُس نے اپنے ایڈیٹوریل میں پیش کی ہے۔ اور جسے نقل کرنے کی بھی ہمیں تہذیب و شرافت اجازت نہیں دیتی۔ تو بآسانی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ یہ اخبار کس طبقہ کے لوگوں کا نمائندہ ہے۔ اور یہ صرف ایک پرچہ کا ذکر ہے۔ ورنہ عام طور پر "حریت" میں جماعت احمدیہ کے خلاف جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ وہ محض گالیاں اور فحش کلامی ہوتی ہے۔ ایسی ہی فحش کلامی جس سے کام لینے والا بالفاظ "حریت" ہر سوسائٹی میں لفنگا اور پست فطرت سمجھا گیا ہے۔

"حریت" نے اپنے اس مضمون کا عنوان "قادیان میں ماتم" رکھا ہے۔ اور تیس مار خان بنتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اس نے سنا ہے جماعت احمدیہ کی طرف سے اُس پر ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ ہونے والا ہے۔ مگر "حریت" کو معلوم ہونا چاہئے گالیوں اور فحش کلامیوں نے نہ تو آج تک احمدیت کا کچھ بگاڑا ہے اور نہ آئندہ بگاڑ سکتی ہیں۔ کیونکہ بالفاظ "حریت" کسی مذہب پر اعتراض کرنا اور ہے اور گالیاں دینا اور فحش کلامی کو کبھی بھی شرفا کے طبقہ میں پسند نہیں کیا گیا اور گالیاں بکنے والے کو ہر سوسائٹی میں لفنگا اور پست فطرت سمجھا گیا ہے۔ جب صورت حالات یہ ہے تو کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ مقدمہ بازی کرتا پھرے۔

دراصل اس قماش کے لوگوں کی جن کا "حریت" کے الفاظ میں اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ایک بہت بڑی خواہش یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ انہیں کوئی اپنا مدمقابل بنائے۔ تاکہ اس طرح وہ اپنے ہم طبقہ میں رسوخ حاصل کر سکیں۔ مگر "حریت" کو یاد رہے۔ اس کی یہ خواہش کبھی پوری نہ ہوگی۔ کیونکہ ہمارا شرفا کے طبقہ سے واسطہ ہے۔ اور شرفا کے طبقہ کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ جو گالیاں بکے وہ لفنگا اور پست فطرت ہوتا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ آج کل کی کسی عدالت کے فیصلہ کی نسبت شرفاء کا فیصلہ اور وہ بھی ایسا فیصلہ جسے خود "حریت" تسلیم کرے۔ زیادہ باوقعت اور مؤثر ہے۔

# یوم تبلیغ۔ یوم سیرت پیشوایان۔ اور یوم سیرت النبیؐ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل ایام تبلیغ اجلاس سیرت النبیؐ و پیشوایان مذاہب کے لئے منظور فرمائے ہیں۔ دوست ان کو تندہی و خوش اسلوبی سے کامیاب بنائیں۔

(۱) یوم التبلیغ برائے غیر مسلم صاحبان۔ ۱۱ر امان ۱۳۲۴ھش مطابق ۱۱ر مارچ ۱۹۴۵ء بروز اتوار۔

(۲) یوم سیرت پیشوایان مذاہب:۔ بروز اتوار مورخہ ۲۰ر ہجرت ۱۳۲۴ھش مطابق ۲۰ر مئی ۱۹۴۵ء

(۳) یوم التبلیغ برائے مسلم صاحبان۔ ۱۵ر وفا ۱۳۲۴ھش مطابق ۱۵ر جولائی ۱۹۴۵ء بروز اتوار

(۴) یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مورخہ ۴ر نبوت ۱۳۲۴ھش مطابق ۴ر نومبر ۱۹۴۵ء بروز اتوار

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

# حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی تشویشناک علالت

قادیان ۳۰ر جنوری۔ حضرت نواب صاحب کے متعلق آج شام کی اطلاع منظر ہے۔ کہ پیشاب کے ساتھ خون زیادہ آ رہا ہے۔ بخار بھی ہے۔ اور کمزوری کا زیادہ سے زیادہ ہوتی جا رہی ہے دعاؤں کی بیحد ضرورت ہے۔

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ضروری پیغام

تبلیغ ہر احمدی کا فرض ہے۔ تبلیغ اس دور کا مجاہدۂ عظمیٰ ہے۔ بعض دوست خیال کرتے ہیں کہ تبلیغ جلسہ کرنے لیکچر دینے یا مباحثہ کرنے کا نام ہے۔ یہ خیال غلط فہمی پر مبنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

"ہماری جماعت کے لوگ گو مالی امداد میں تو کچھ فرق نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ تو ہر امر میں آزمانا چاہتا ہے۔ اب تلوار کی بجائے گالیاں کھا کر صبر کرنا چاہئے۔ چاہئے کہ بڑی نرمی اور خوش خلقی سے لوگوں پر اپنے خیالات ظاہر کئے جائیں۔ بہ نسبت شہروں کے دیہات کے لوگوں میں سادگی بہت ہے۔ اور ہمارے دعویٰ سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ اگر ان کو نرمی سے سمجھایا جائے تو امید ہے کہ سمجھ لینگے۔ جلسوں کی بھی ضرورت نہیں اور نہ ہی بازاروں میں کھڑے ہو کر لیکچر دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس طرح سے فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ چاہئے کہ ایک ایک فرد سے علیحدہ علیحدہ مل کر اپنے قصے بیان کئے جاویں۔ جلسوں میں تو ہار جیت کا خیال ہو جاتا ہے۔ چاہئے کہ دوستانہ طور پر شریفوں سے ملاقات کرتے رہیں اور رفتہ رفتہ موقع پا کر اپنا قصہ سنا دیا۔ بحث کا طریق اچھا نہیں بلکہ ایک ایک فرد سے اپنا حال بیان کیا اور بڑی آہستگی اور نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی پھر تم دیکھو گے کہ بہت سے آدمی ایسے بھی نکلینگے جو کہینگے کہ ہم پر تو ان مولویوں نے اصلیت ظاہر ہی نہیں ہونے دی"۔

(الحکم ۳ر ستمبر ۱۹۰۷ء)

اراکین مجالس انصار اللہ اس ارشاد کی روشنی میں اپنا فریضۂ تبلیغ ادا فرمائیں۔ اور اس کی رپورٹ دفتر مجلس انصار اللہ مرکزی قادیان کو ضرور ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ

خاکسار ابوالعطاء جالندھری نائب قائد تبلیغ مجلس مرکزیہ انصار اللہ

# کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امتحان کا اعلان

کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتحان کے لئے "نور الحق" ہر دو حصہ۔ اور "شہادۃ القرآن" مقرر کی گئی ہیں۔ کتاب نور الحق کے تابع ترجمہ کا امتحان ہوگا۔ عربی عبارت کا نہیں ہوگا۔ یہ امتحان ۱۸ر مارچ بروز اتوار کو ہوگا۔ (انچارج دفتر تعلیم)

# سپاس تعزیت

والد محترم جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کی وفات پر بہت سے احباب نے تعزیت کے تار اور خطوط بھیجے ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً جواب دینا ہمارے لئے مشکل ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ہم تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح جماعت دہلی کا خصوصاً ڈاکٹر لطیف صاحب مع بیگم صاحبہ۔ بابو نذیر احمد صاحب۔ سید مرتضیٰ علی صاحب۔ خلیفہ صلاح الدین صاحب۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب۔ لطیف احمد صاحب طاہر وغیرہ وغیرہ) شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے والد صاحب کی وفات پر ہر قسم کی سہولت ہمارے لئے مہیا کی۔ اور ہر قسم کے انتظامات کئے اور ان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ جنہوں نے ہمارے مکان پر تشریف لا کر تعزیت کی۔ امید ہے کہ تمام احباب ہم سب کو خصوصاً والدہ صاحبہ محترمہ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھینگے۔ کہ اللہ تعالیٰ ... اور ہمیں اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکساران: مرزا احمد شفیع بی۔ اے مرزا منصور احمد واقف زندگی عزیز قادیان۔

# ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

## دو تازہ رویا

فرمودہ ۱۷ جنوری ۱۹۴۵ء بعد نماز عصر

مرتبہ :۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یالگڑھی مولوی فاضل

**(۱)**

فرمایا۔ درس شروع کرنے سے پہلے میں اپنے دو رویا سناتا ہوں۔ تین چار دن ہوئے میں نے ایک رویا دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب جیسے سٹیشن سے آکر کہتے ہیں۔ کہ میں ٹکٹ خرید لایا ہوں۔ اپنا بھی اور آپ کا بھی اور سید ولی اللہ شاہ صاحب کا بھی۔ اور ایک دو پہرہ داروں کا بھی۔ انہوں نے ذکر کیا۔ کہ ان کا ٹکٹ بھی خرید لایا ہوں۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کسی لمبے سفر پر جانا ہے۔ لیکن یہ ذہن میں نہیں آتا۔ کہ کس سفر پر جانا ہے۔

فرمایا ناموں کے لحاظ سے اس خواب کی تعبیر بہت اچھی ہے۔ غلام غوث سے پناہ اور استعاذہ کی طرف اشارہ ہے۔ ولی اللہ بھی اچھا نام ہے۔ یعنی خدا کا دوست اور ان کا دوسرا نام زین العابدین بھی ہے یعنی عبادت گزاروں کی زینت۔

**(۲)**

اسی طرح آج میں نے رویا دیکھا۔ اور یہ عجیب رویا تھا۔ جن لوگوں کو رویا ہوتا ہے۔ ان کو تجربہ ہوگا۔ کہ رویا میں باوجود یہ خیال نہ آنے کے کہ میں رویا دیکھ رہا ہوں۔ اور وہ رویا میں سمجھتا ہے۔ کہ میں جاگ رہا ہوں۔ پھر بھی جب وہ اس پر غور کرتا ہے۔ تو اس کو اس زندگی اور رویا کی زندگی میں فرق ضرور معلوم ہوتا ہے۔ اور رویا میں احساسات کچھ بدلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اس رویا کا ایک حصہ ایسا تھا۔ کہ میں نے محسوس کیا۔ کہ میں قطعی طور پر جاگ رہا ہوں۔

مدت ہوئی ۱۹۲۶ء میں میرا دفتر مسجد مبارک کے ساتھ کے اس کمرہ میں ہوا کرتا تھا۔ جسے گول کمرہ کہتے ہیں۔ اور اب سالہا سال سے مجھے وہاں جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ رویا میں میں نے دیکھا۔ کہ میں اس کمرہ میں ہوں۔ اور کسی کام کے لئے باہر آیا ہوں۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا ہم مکان کے نچلے حصہ میں رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے زمانہ میں نیچے رہا کرتے تھے۔ اس وقت ہم نیچے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے مقابلہ میں سورۃ فاتحہ کی جو تفسیر لکھی تھی۔ وہ نیچے ہی کے ایک کمرہ میں لکھی تھی۔ وہ کمرہ اس گلی پر واقع ہے۔ جو پرانے مکان اور میاں بشیر احمد صاحب کے مکان میں سے ہوتے ہوئے موجودہ دفتر کو جاتی ہے۔ اس مکان کے شمال میں ایک ڈیوڑھی کا کمرہ تھا۔ اور اب بھی ہے۔ درمیان میں دالان اور جنوبی پہلو میں ایک اور چھوٹا کمرہ ہے۔ دالان اور کمرہ کے سامنے ایک برآمدہ تھا۔ جس کو اب دو ٹکڑے کرکے جنوبی کمرہ کے سامنے ایک اور کمرہ بنا دیا گیا ہے۔ اور دالان کے سامنے کا حصہ صرف برآمدہ کی صورت میں رہ گیا ہے۔ اس زمانہ میں مکان کی حالت اور تھی۔ اب گھر کی ضرورتوں اور آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے مکان کی شکل اور حالت بدل چکی ہے مثلاً وہ کمرہ تاریخی لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعجاز المسیح کتاب لکھی تھی۔ لیکن اب وہاں اسباب پڑا ہے۔ مگر میں نے رویا میں پرانا نظارہ ہی دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ گول کمرہ سے کسی ضرورت کے لئے میں پرانے مکان کی طرف آیا ہوں۔ اور میں نے اپنی چھوٹی بیوی بشریٰ بیگم کو آواز دی ہے۔ میرے بلانے پر وہ آئی ہیں لیکن اسوقت وہ بچی معلوم ہوتی ہیں۔ ان کی عمر بارہ تیرہ سال کی معلوم ہوتی ہے۔ یا کچھ زیادہ۔ میں نے ان سے کوئی بات پوچھی ہے۔ تو میری بات کا وہ اسطرح جواب دیتی ہیں۔ جس طرح بچے شرارتاً آدھی بات کرکے بھاگ جاتے ہیں۔ اور اس سے ان کا منشاء یہ ہوتا ہے۔ کہ انہیں پکڑا جائے۔ وہ بھی اسی طرح بات کہہ کر جلدی سے اس دالان کی طرف چلی گئی ہیں۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رہا کرتے تھے۔ اور میں بھی ان کے پیچھے گیا ہوں جب میں برآمدے میں پہنچا۔ تو وہ وہاں سے بھاگ کر جنوب کی طرف اس جگہ چلی گئی ہیں۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں برآمدے کا حصہ تھا۔ اور اب وہاں کمرہ ہے۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ رویا میں دیوار کی جگہ محراب بنا ہوا ہے۔ پہلے وہاں محراب نہیں تھا ساری جگہ برابر تھی۔ مگر رویا میں محراب دیکھتا ہوں۔ تو وہ محراب میں سے گزر کر اندر چلی گئی ہیں۔ اور میں بھی ان کے پیچھے گیا ہوں۔ جب میں ذرا آگے گیا تو اندر سے آواز آئی۔ جیسے انسان پیار سے بچہ کو سرزنش کرتا ہے۔ شریر مجھے یوں معلوم ہوا جیسے ام طاہر کی آواز ہے۔ میں یہ آواز سنکر اس طرف گیا ہوں۔ جدھر سے آواز آئی اس وقت میں یہ نہیں سمجھتا۔ کہ یہ فوت شدہ ہیں۔ انہوں نے جو شریر کا لفظ کہا۔ تو اس سے ان کی مراد یہ ہے۔ کہ تم جو بھاگ کر ادھر آئی ہو۔ اس سے تمہارا منشاء یہ تھا۔ کہ وہ بھی (یعنی میں) ادھر آجائیں۔ جہاں میں لیٹی ہوئی ہوں۔ گویا اس طرح تم نے میرا پتہ بتا دیا ہے۔ پس میں یہ آواز سنکر اس طرف گیا ہوں۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ ام طاہر ایک اونچی سی چارپائی پر لیٹی ہیں۔ جس پر ویسا ہی موٹا بستر ہے۔ جیسا بیماری کے دنوں میں ہوا کرتا تھا۔ لیکن وہ ہیں تندرست اور صاف ستھرا لباس پہنے ہوئے ہیں۔ اور چارپائی پر لیٹی ہوئی ہیں میں نے کھڑے ہوتے ہی اپنا سر جھکا کر ان کے پیٹ پر رکھ دیا۔ اور میں نے پیار کا کوئی کلمہ کہا۔ جو یاد نہیں کہ کیا تھا۔ اس کے جواب میں انہوں نے جھک کر اپنا سر میری کمر کے ساتھ یا کمر پر رکھ دیا۔ اور کہا میرے خالد ایک بات ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ خالد انہوں نے مجھے کہا ہے۔ خواب میں میں خیال کرتا ہوں۔ کہ میرے پیار کا شائد انہوں نے غلط مطلب سمجھا ہے۔ اور یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ میرے خالد ایک بات ہے۔ اس سے شائد ان کا منشاء یہ ہے۔ کہ عورتوں کے مخصوص ایام میں سے وہ گزر رہی ہیں۔ لیکن پھر میں نے خیال کیا۔ کہ شائد یہ بات نہ ہو۔ بلکہ وہ مجھے کوئی بات کہنا چاہتی ہوں۔ اس پر میں نے ان سے سوال کرنا چاہا۔ کہ کیا بات ہے۔ مگر پیشتر اس کے کہ سوال کرتا آنکھ کھل گئی۔ خواب کا آخری حصہ اس طرح کا تھا۔ کہ بالکل جاگنے کی حالت معلوم ہوتی تھی۔ اور میرا ان کو چھونا اور ان کا میری کمر کے ساتھ سر لگانا بالکل مادی دنیا کی کیفیت اپنے اندر رکھتا تھا۔

آنکھ کھلنے کے بعد میں نے اس رویا کو اپنے دماغ میں دہرانا شروع کیا۔ تاکہ مجھے یاد رہے۔ ابھی میں دہرا ہی رہا تھا۔ کہ معاً غنودگی طاری ہوئی۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ میں لاہور میں ہوں۔ اور اسی گنگارام ہسپتال میں جہاں ام طاہر فوت ہوئی تھیں۔ ام طاہر میرے آگے آگے ہیں۔ اور جاتے ہی اس کمرہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ جہاں وہ فوت ہوئی تھیں۔ اتنے میں کوئی شخص غالباً میاں بشیر احمد صاحب میرے سامنے آتے ہیں۔ اور میں ان کو کوئی واقعہ سناتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ مجھ سے "وہ" کہتے ہیں۔ اور وہ سے میری مراد ایک کمیٹی ہے۔ جس میں میرا خیال ہے

کہ ایک میاں شریف احمدؐ صاحب اور عزیزم ناصر احمدؐ اور ایک دو اور شخص شامل ہیں۔ اور اس کمیٹی کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ میاں شریف احمدؐ صاحب ہیں۔ اور انہوں نے ہی مجھ سے گویا یہ بات کی ہے اور میں ان کا حوالہ دے کر کہتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس بات کے متعلق مشورہ کر لیا ہے۔ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی مشورہ کر لیا ہے۔ یہ کہنے کے بعد پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں نے اس رویا کو دہرانا شروع کیا۔ ابھی دہرا ہی رہا تھا کہ پھر یکدم حالت کشف میں تبدیل ہو گئی اور میں نے دیکھا کہ عربی میں لکھا ہوا ایک تختہ میرے سامنے آیا۔ میری نظر اس کے درمیانی حصہ پر پڑی۔ وہاں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی

ارمَ ذات العماد

پھر اس عبارت کا پہلا اور پچھلا حصہ میں دیکھنے نہیں پایا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔

فرمایا۔ ارم وہ قوم تھی جو خدا تعالیٰ کے ایک نبی کا مقابلہ کر کے تباہ ہوئی تھی۔ میں سمجھتا ہوں اس میں کسی ایسی قوم کی تباہی کی خبر ہے جو دشمنانِ اسلام میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس سے کونسی قوم مراد ہے۔ میں نے گنگا رام ہسپتال کا نظارہ دیکھا ہے۔ ممکن ہے ہندوؤں میں سے بعض لوگ جو اسلام کے مخالف ہیں ان کے متعلق یہ خبر ہو۔ یا کمیونسٹوں کے متعلق جو اسلام کے مخالف ہیں رات میں نے ان کے متعلق دعا بھی کی تھی۔ ممکن ہے ان کے متعلق خبر ہو۔

پہلی خواب جس میں میں نے دیکھا۔ کہ بشریٰ بیگم مجھ کو کھیل کھیل میں ام طاہر کے مکان میں لے گئی ہیں۔ اس میں ایک منذر پہلو بھی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس سے محفوظ رکھے اور خالد کے نام میں ایک بہت بڑی بشارت بھی ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے خالد کی طرح ہر میدان میں فتح بخشیگا ✶

---

# حوضِ کوثر سے مردود شدہ صحابی کون تھے؟

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

## سوال

"آپ نے ۲ دو مشہور حدیثیں سنی ہونگی۔ ایک تو اصحابی کالنجوم والی اور دوسری یہ کہ ہمارے حضرت رسول کریمؐ جب حوض کوثر پر ہونگے اور ایک جماعت صحابہ کی وہاں آئیگی تو فرشتے ان کو دھکے دیکر لوٹا دینگے۔ اس پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائینگے۔ کہ اصیحابی اصیحابی۔ یعنی یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ اس پر ارشاد خداوندی ہوگا۔ کہ تو نہیں جانتا کہ ان لوگوں نے تیرے بعد کیا کرتوتیں کی تھیں۔ (ما احدثوا بعدک) اب مشکل یہ ہے کہ ہم ہر ایک صحابی کو قابل تقلید مانتے ہیں اور ایسا ہی رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ پھر کچھ اصحاب ایسے بھی ہیں جن کو حوض کوثر پر سے دھکے دیکر نکالا جائیگا۔ اب سوال ہے۔ کہ آپ ایک ہی اصحابی کا نام بتائیے جو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دھکے دینے کے قابل ہو گیا ہو۔ عرب کے بدوی تو بیشک مرتد ہو گئے تھے مگر وہ اصحابِ رسول نہ تھے۔ نہ ایسے تھے جن کو حضورؐ اپنا صحابی کہتے ہوں۔ اصحابؓ میں سے مرتد ہونے والا یا بدعمل ہمیں تو کوئی نظر نہیں آتا۔ اگر ہے تو مطلع کیجئے یا اس حدیث کی حقیقت بتائیے اور دونو حدیثوں کو تطابق دیجئے"

## جواب

آپ نے واقعی ایک مشکل سوال پوچھا ہے۔ مگر جواب جو میں دیسکتا ہوں وہ بھی سُن لیجئے۔ ممکن ہے آپ کی تسلّی ہو جائے۔ بہرحال وہ یہ ہے۔ میں بھی یہ مانتا ہوں۔ کہ جو لوگ آپؐ کے بعد مرتد ہو گئے تھے وہ صحابہؓ نہ تھے۔ اور آپکا ہر صحابی (الا ماشاء اللہ) واقعی راہنما ستارہ ہی تھا۔ اور ساتھ ہی میں یہ بھی مانتا ہوں کہ دوسری حدیث بھی نہایت صحیح ہے۔ صرف تھوڑے سے تطابق دینے کی کسر ہے۔ اور وہ یوں ہے۔ کہ جو تو اصحابؓ رسول اللہؐ تھے ان میں سے کسی نے ارتداد یا ایسی خباثت کبھی نہیں کی تھی کہ وہ مردود ان بارگاہ الٰہی ہو کر کوثر سے محروم کر دیے جائیں۔ اور یہ سب اصحابی کالنجوم ہی تھے۔ مگر دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک مردود جماعت کو بھی اپنا اصحاب کہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ان کو جانتے تھے۔ اور وہ آپ کو۔ یہ نہ تھا کہ وہ بغیر دیکھے ہوئے کسی آئندہ نسل کے لوگ تھے۔ اسی لئے آپؐ نے بھی ان کے لئے اصیحابی کا لفظ استعمال فرمایا۔ اصیحابی کا لفظ تصغیر ہے اصحابی کا یعنی وہ لوگ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں حضور کے سامنے چھوٹی عمر کے تھے۔ یا بڑے صحابہ کی اولاد تھے۔ بہرحال وہ حضور کی زندگی میں لڑکے یا بچے تھے۔ جن کو بعض دیگر احادیث میں یہ کہا گیا ہے کہ میری امت کی ہلاکت غلمۃٌ من قریش یعنی قریش کے لڑکوں کے ہاتھ سے ہوگی۔ پس یہ وہ چھوٹے اصحابی تھے جو حضور کے زمانہ میں بچے تھے اور بڑے ہو کر انہوں نے وہ وہ کرتوتیں کیں کہ کوثر پر سے مردود ہونے کے قابل ٹھیرے۔ مثلاً انہی میں سے ایک یزید تھا۔ ایک مروان تھا۔ ایک محمد بن ابوبکر حضرت صدیق اکبرؓ کے لڑکے تھے جو قاتلانِ عثمان میں سے تھے۔ اسی طرح اور بیسیوں ہونگے۔ یزید کے زمانہ میں ایک اس کا سردار مسلم بن عقبہ تھا۔ جس نے مدینہ میں انصار کا قتل عام کیا تھا۔ اور ان کی نسل کو تباہ کر دیا تھا۔ صرف اس عذر پر کہ انصار عثمانؓ کے قتل کے وقت مدینہ میں موجود تھے مگر انہوں نے قاتلان عثمانؓ کا مقابلہ نہیں کیا۔ اس فرضی قصور پر اس شخص نے مدینہ کے قریباً اکثر انصار کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ مسجد نبوی میں گھوڑے باندھ کر حضورؐ کے ممبر اور مرقد مبارک کے درمیان کے قطعہ کو لید اور پیشاب سے نجس کرا دیا۔ غرض یہ اور ان کے ساتھی اور مربیّ ایسے لوگ تھے۔ جو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یا تو صحابہ کی اولاد تھے یا خود حضورؐ کے رشتہ دار تھے۔ اور اس وقت بسبب کم عمری کے وہ اصحابی نہیں بلکہ اُصیحابی (یعنی میرے چھوٹے صحابی) کے لفظ کے مستحق تھے۔ اور اسی نام سے حشر کے دن پکارے جائینگے۔ اور یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے حکومت کی خاطر ایک خلیفہ کو قتل کیا۔ دوسرے خلیفہ کا مقابلہ کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آلِ اطہار اور عترت طیبہ کا خون پانی کی طرح بہایا۔ واقعہ حرہ کے وقت مدینہ کو برباد کیا۔ مسجد نبوی میں گھوڑے باندھکر مسجد اور روضۂ اطہر دونو کی بے حرمتی کی۔ انصار کی تو قریباً صفائی ہی کر دی۔ حرم مکہ کو منہدم کیا۔ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ سو یہی وہ قریشی لڑکے (غلمۃٌ من قریش) یا حضورؐ کے چھوٹے چھوٹے اصحابی تھے۔ جن کو حضورؐ اپنے سامنے اس دُنیا میں چھوڑ کر اور یہ امیّد لیکر گئے تھے کہ یہ میرے دین اور میرے خلفائے راشدین کی حفاظت اور مدد کرینگے۔ لیکن ان لوگوں نے جو کیا وہ ساری امت کے سامنے ظاہر ہے۔ ان میں سے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یزید کے سگے پھپھا ہی تھے۔ اور باقی بھی سب برادری ہی تھی۔

پس یہ وہ اُصیحابی تھے جن کا ذکر دوسری حدیث میں ہے۔ اور پہلی حدیث میں اصحابی کا ذکر ہے۔ پس یہ دو مختلف گروہ ہیں۔ اور خود حضورؐ کے اپنے الفاظ کا فرق ہی ہمارے اس استدلال کا ممد ہے۔ لیجئے آپ کے سوال کے جواب میں میں نے اُن لوگوں کے نام بھی بتا دیئے اور کام بھی۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی بابت فرمایا گیا کہ "تو نہیں جانتا انہوں نے تیرے فوت ہونے کے پیچھے کیا کیا فساد کئے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

---

## "الطارق"

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے الطارق کے نام سے ایک سلسلہ ٹریکٹ شروع کیا گیا ہے۔ جو مرکزی اطلاعات اور ماتحت مجالس کو ہدایات پر مشتمل ہوگا۔ تمام مجالس کو یہ ٹریکٹ بھجوایا جائیگا۔ خدام اس کو پوری دلچسپی سے مطالعہ فرمائیں۔ ٹریکٹ آٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اس کی قیمت صرف دو پیسے رکھی گئی ہے۔ علاوہ ڈاک خرچ کے۔ جو خدام اس ٹریکٹ کے مستقل خریدار بننا چاہیں۔ وہ فی الحال ایک سہ ماہی قیمت اور خرچ ڈاک موازی ۶/۷/۰ مرکز میں بھجوا دیں۔

قائدین و زعماء کرام اپنے ہاں خدام کو اسکی تحریک فرمائیں۔ جو خدام اسکے خریدار بننا چاہیں ان سے مذکورہ رقم وصول فرما کر مرکز میں بھجوا دیں۔ خاکسار:۔ ملک عطاء الرحمٰن مہتمم اشاعت

# ایک غیر احمدی نوجوان کس طرح احمدیت کا فدائی بنا

ذیل میں ایک ایسے سعید الفطرت نوجوان کا خط درج کیا جاتا ہے۔ جس نے حق و صداقت پانے کے لئے سچی جستجو کی۔ اور ہر قسم کی ضد اور تعصب سے دور رہ کر ضروری مسائل پر غور کیا۔ آخر خدا تعالیٰ نے اطمینان قلب اور سکینت دل عطا فرمائی۔ یہ خط لکھنے کے بعد گذشتہ جمعہ وہ یہاں پھر آئے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بیعت سے مشرف ہو کر اپنی ڈیوٹی پر چلے گئے۔ ان کا خط حسب ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحضور اعلیحضرت امیر المومنین ظل اللہ مدظلہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں حضور کو کس حیثیت سے یہ خط تحریر کر رہا ہوں۔ یہ ظاہر کرتے ہوئے میں شرم محسوس کرتا ہوں کہ میں ایک نام کا مسلمان آنکھوں کا اندھا اور روحانی بصیرت سے قطعی محروم ہوں۔ ایک ایسے آفتاب عالمتاب کی روشنی سے بھی مستفید نہیں ہو رہا۔ جس کی نورانی شعاعیں دنیا کے کونے کونے کو منور کر رہی ہوں۔

لیکن میں جس علاقہ کا رہنے والا ہوں۔ یہ معلوم کر کے حضور پر میری بدقسمتی نمایاں ہو جائیگی۔ یعنی تحصیل اجنالہ ضلع امرت سر کا۔ اور مدّہ نام گاؤں کے نزدیک کا۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں مولوی سیّد محمدؐ سرور شاہ صاحب سے مولوی ثناء اللہ امرت سری نے مباحثہ کیا تھا۔ (وہ مباحثہ جس پر نزول المسیح لکھی گئی) لیکن میری خوش قسمتی کہ مجھے گھر سے باہر نکلنا پڑا۔ جب کبھی عقاید پر بحث کے دوران میں احمدیت کا ذکر ہوا۔ ہر طرف سے یہی آواز آئی۔ کہ ان لوگوں سے تو ہندو اور سکھ بھی اچھے ہیں۔ ان کی بات نہیں سننا چاہیئے۔ ان کی باتیں بہت میٹھی ہوتی ہیں۔ میں نے بدکار اور بے عمل لوگوں کو احمدیت کی مخالفت میں سب سے آگے دیکھا۔

میں عربی نہیں جانتا تھا۔ لیکن سوچ سمجھ سکتا تھا۔ عام مسلمانوں کے عقاید میری تسلی نہیں کر رہے تھے۔ اور میں محض والدین کے مسلمان ہونے کی وجہ سے اور وہ بھی محض برائے نام اسلام کا نام لیوا تھا۔ لیکن خدا ہدایت دے۔ احمدیت کے مخالفوں کو جنہوں نے مجھے احمدیت کی چھان بین اور تحقیق پر آمادہ کیا۔ ساتھ ہی خدا نے وقتاً فوقتاً مجھے دو تین احمدیوں کا قرب عطا فرمایا۔ جن جن چیزوں کا میں بھوکا تھا احمدیوں میں مجھے نظر آئیں۔ یہ چیزیں کیا تھیں۔ حلم۔ بردباری اخوت۔ خدمت۔ رواداری۔ انکسار۔ مستقل مزاجی

اور سب سے بڑھ کر تبلیغ کا ایک بے پناہ جوش میرا دل پکار اٹھا۔ کہ یہ تو صادق ہیں۔ صحابہ کرام کی زندہ مثالیں۔ یہ لوگ ہیں یا ان کے مخالف؟ اسلام کے صحیح وارث اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصلی جانشین یہ لوگ ہیں یا ان کے مخالف؟

غرض یہ کہ اسلام اور صداقت کی سچی جھلک مجھے یہیں نظر آئی۔ مخالفوں سے تحریک کی۔ لیکن کوئی بھی معقول اعتراض نظر نہ آیا۔ بلکہ ان لوگوں کے اعتراضات خاتم المرسلین کی ذات اور شان پر حملے نظر آئے۔

گذشتہ کرسمس کی چھٹیوں میں اپنے ایک قادیانی دوست کے ساتھ سالانہ جلسہ پر آیا۔ الحمدللہ کہ حضور سے ملاقات اور دست بوسی کا شرف بھی حاصل ہوا۔ ستائیس کو حاضری تھی۔ افسوس کہ سارا جلسہ نہ دیکھ سکا۔ لیکن یا حضرت میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ کہ اس ایک ہی دن میں احمدیت کا قائل سے فدائی بن گیا۔ حضور کی افتتاحی تقریر سنی۔ دعا میں شریک ہوا۔ نماز باجماعت میں شامل ہوا۔ دل نے کہا۔ یہ انسان کی تقریر نہیں۔ اس کے پیچھے کوئی اور بول رہا ہے۔ آنکھوں اور کانوں نے کہا۔ یہ دعائیں مانگنے والے تو کسی کے عشق میں دیوانے ہو رہے ہیں۔ نماز پڑھی۔ تو دل نے ایک نرالا حظ محسوس کیا۔ بیعت نہ کر سکا۔ اس کا مجھے کتنا افسوس ہے۔ لیکن میں تسلیم کر چکا ہوں اور اعلان کر رہا ہوں۔ کہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت کے جائز وارث احمدی ہی ہیں۔ اور اگر خدا کو منظور ہوا۔ تو میں اس سلسلہ عالیہ کا خادم ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔

میں ایر فورس میں ٹریننگ لے رہا ہوں۔ اور آجکل سہارنپور میں مقیم ہوں۔ یہاں کے غیر احمدیوں کو میرے عقاید کی تبدیلی اور دارالامان جانے کا حال معلوم ہے۔ یہ لوگ مجھے سارا دن گالیاں دیتے اور لعنتیں بھیجتے ہیں۔ لیکن یہ مجھے دعائیں محسوس ہوتی ہیں۔ اور میں ایک روحانی کیف محسوس کرتا ہوں۔ حضور دعا فرمائیں۔ کہ خدا مجھے اس راہ میں ثابت قدمی اولوالعزمی اور بلند ہمتی عطا فرمائے۔ اور اس کام کے لئے میرے حافظہ میں قوت۔ ذہن میں رسائی اور دماغ میں تیزی عطا فرمائے۔ اور ان چیزوں میں مزید اضافہ فرمائے۔ (احسان)

# رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے کی سکیم کی کامیابی

ذیل کا خط خاص توجہ اور غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس سکیم کی کامیابی کا ایک نمونہ ہے۔ جو رشتہ داروں میں تبلیغ کرنے کے متعلق حضور بیان فرما چکے ہیں۔ اس طرح استقلال سے تبلیغ کے نتیجہ میں ان صاحب کے دو رشتہ داروں نے بیعت کر لی۔ اگر سب احمدی اس طرح کریں۔ تو ایک دو سال میں احمدیت خدا تعالیٰ کے فضل سے کہیں سے کہیں ترقی کر جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدی۔ السلام علیکم۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ رشتہ داروں کے گھروں میں دھرنا مار کر بیٹھ جاؤ۔ اور انہیں مجبور کر دو۔ کہ وہ احمدی ہوں۔ سو میں اپنی ایک غیر احمدی بہن کے گھر گیا۔ اور میں نے اسے اور اپنے بہنوئی سے عرض کیا۔ کہ حضرت صاحب کا ہمیں حکم ہوا ہے۔ کہ یا تو تمہیں احمدی بنا لیں۔ یا تم ہمیں غیر احمدی بنا لو۔ اس کے سوا میں آپکے گھر سے ہلونگا نہیں۔ سیدی! آپکے قربان گیں وہاں دو دن رہا۔ تیسرے دن انہوں نے تحریری بیعت کے لئے مجھے کاغذ لکھ دیا۔ جو ارسال خدمت ہے۔ آپ کی یہ سکیم بڑی ہی بابرکت ہے۔ میں سات سال انہیں تبلیغ گاہ بگاہ کرتا رہا۔ مگر اثر نہ ہوا۔ آپ کی اس سکیم سے خاندان کا خاندان جو دو بالغ افراد اور پانچ نابالغ افراد پر مشتمل ہے۔ احمدی ہو گیا۔ میرے آقا تیرے قربان۔ اے میرے دل کی ٹھنڈک میرے دل میں سما جا۔

آپ کا خادم۔ خاکسار عبد الحمید آصف

# ایک بڑے پیغامی مبلّغ کی ایک ایڈیٹر سے گفتگو

کل میری ہمسائیگی میں ایک پیغامی دوست کی لڑکی کی تقریب نکاح تھی۔ جس میں میں بھی مدعو تھا۔ پیغامی احباب کے سر کردہ ارکان میں سے بھی بعض تھے۔ میرے مجلس میں پہنچنے سے پیشتر پیغامیوں کے ایک بڑے مبلّغ کچھ گفتگو کر رہے تھے۔ برلن مسجد کا ذکر تھا۔ وہ ایک اخبار کے ایڈیٹر کو مخاطب کر کے کہہ رہے تھے۔ کہ برلن میں مسجد کی تعمیر کے موقعہ پر ایک جید عرب عالم سخت مخالفت کرتے تھے۔ کیونکہ ایک تو وہ مجھے اور جماعت احمدیہ کو برٹش گورنمنٹ کے جاسوس سمجھتے تھے۔ اور تعمیر مسجد حقیقی طور پر سرکاری روپیہ سے ہی سمجھتے تھے۔ دوسرے وہ اس وجہ سے ہمیں اسلام کا دشمن سمجھتے تھے۔ کہ ہم حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن انہوں نے مجھے کہا۔ کہ آپ ثابت کریں کہ آپ لوگ جاسوس نہیں ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس پر میں ان کو مسجد میں لے گیا۔ جہاں ابھی تک امام کا گھر بھی تیار نہیں ہوا تھا۔ اس سے عرب صاحب نے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ اگر یہ مسجد انگریز کے روپیہ سے بنتی۔ تو سب سے پہلے وہ اپنے امام کے لئے گھر بناتے۔ اور بعد میں مسجد کی عمارت تعمیر ہوتی۔ اس سے ان کی تسلی ہو گئی۔ کہ ہم لوگ جاسوس نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت سے انکار کے ثبوت میں ایک حوالہ دکھایا گیا۔ اس سے بھی تسلی ہو گئی۔ اور وہ عرب صاحب ہمیں مسلمان سمجھنے لگ گئے۔

پھر قادیان سے چلے آنے کے متعلق گفتگو شروع ہوئی۔ تو آپ نے ایڈیٹر صاحب پر واضح کیا۔ کہ جب میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر اور انجمن قادیان کا سیکرٹری تھا۔ اس وقت میری خدمات گورنمنٹ سے عاریتاً لی گئی تھیں۔ اور میری کوشش اور ہمت سے سکول کو -/۷۵۰۰ روپیہ گرانٹ ملی۔ جو نہ ہی اس وقت کسی اسلامیہ سکول کو ملی۔ اور نہ آج قادیان کے سکول کو اتنی مل رہی ہے۔ پھر ۸۰ ایکڑ میں سکول کی عمارت بنوائی۔ ذکر آپ اس رنگ میں کر رہے تھے۔ کہ یہ تمام اخراجات مولوی صاحب کے ذاتی روپیہ سے ہوئے تھے۔

اخیر پر مزے کی بات آپ نے قادیان کو چھوڑ آنے کے متعلق یہ کہی۔ کہ اتنی جائیداد۔ عہدہ اور عزت کو چھوڑ چھاڑ کر ہم اس لئے آگئے۔ کہ جب حضرت مرزا صاحب کے لڑکے نے اپنے باپ کو نبی بنا کر پیش کرنا شروع کیا۔ تو ہماری غیرت نے گوارا نہ کیا۔ اور ہم مومنانہ اظہار غیرت کے ماتحت اس مقام کو چھوڑ آئے۔ اس کے بعد ایڈیٹر صاحب نے سیاست کی طرف انکی باگ پھیری۔ اس کے دوران میں کبھی وہ اپنے آپ کو گورنمنٹ کا باغی کہتے تھے۔ اور اپنے آپ

# ہندوستان کے مختلف علاقوں میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام تبلیغ احمدیت

## جہلم شہر

مقامی عیسائیوں نے ۱۸-۱۹-۲۰ جنوری کو جلسہ کیا۔ جلسہ سے قبل شہر میں منادی کی گئی کہ اس موقع پر سوال و جواب کا موقع دیا جائیگا۔ جماعت احمدیہ جہلم نے اپنے مبلغین قادیان سے منگوائے۔ لیکن ۱۹؍ جنوری کو جب ہمارے مبلغ مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل نے پادری عنایت اللہ صاحب کی تقریر کے بعد سوال و جواب کے لئے وقت مانگا۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ عیسائی مقررین کے اعتراضات کے جواب ہیں۔ جو انہوں نے اسلام اور قرآن کریم پر کئے تھے۔ جماعت احمدیہ جہلم نے ۲۱؍ جنوری کو پبلک گھاٹ پر جلسہ منعقد کیا جس میں مولوی خورشید احمد صاحب۔ مولوی [illegible] صاحب مولوی فاضل۔ مولوی محمد [illegible] صاحب نے تقاریر میں عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب دینے کے بعد تجسم مسیح اور کفارہ کے مسئلہ کی حقیقت کو کھول کر رکھ دیا۔ اگرچہ عیسائیوں کے لئے تقاریر کے بعد سوال و جواب کا موقع رکھا گیا تھا۔ لیکن انہوں نے یہ کہہ کر فرار اختیار کیا کہ ہم احمدیوں کو اسلام کا نمائندہ نہیں سمجھتے۔ اور یہ کہ انہوں نے اسلام پر کوئی اعتراض بھی نہیں کیا۔ حالانکہ انہوں نے قرآن کریم کی آیات سے غلط استدلال کر کے یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا اور نجات دہندہ ثابت کرنے کی کوشش کی اور اس کے بالمقابل تمام دوسرے انبیاء علیہم السلام کو گنہ گار کہتے رہے ان کا مفصل جواب احمدی مبلغین نے اپنی تقاریر میں دیا۔ اور جلسہ خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ تین چار سو کے درمیان مسلمان ہندو سکھ صاحبان شامل ہوئے۔ سمجھدار مسلمانوں نے جماعت احمدیہ کی اس ناچیز کوشش اور خدمت اسلام کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔

## سہارنپور (یو۔ پی)

مولوی فضل الدین صاحب مبلغ ۱۴؍ جنوری سے ۲۱؍ جنوری تک کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو مقامات کا دورہ کر کے ۱۵ افراد کو تبلیغ احمدیت کی۔ درس قرآن باقاعدہ دیتا رہا۔ ایک معزز خاندان کے فرد جناب نواب عادل خاں صاحب کے مکان پر جا کر ان سے گفتگو کی اور کتب حضرت اقدس مطالعہ کے لئے دی گئیں۔

## فیروز پور

مولوی محمد حسین صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب نے ۱۶؍ جنوری سے ۲۷؍ جنوری تک حلقہ فیروزپور میں ۴ تقریریں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیں۔ ۳ درس تربیتی دیئے۔ علاقہ مالوہ کوٹ کپورہ، سکھانند، فریدکوٹ کا دورہ کیا اور کئی سو غیر احمدی سکھ اصحاب کو تبلیغ کی۔ چار اشخاص سلسلہ میں داخل ہوئے۔ ایک گیانی صاحب پر احمدیت کا بہت اچھا اثر ہوا۔ انہوں نے سکھوں کی مجلس میں اعلان کر دیا کہ ہماری جنم ساکھی میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایک شخص پرگنہ بٹالہ میں آئے گا۔ اور وہ تری مرزا صاحب ہیں۔ لوگوں کو چاہیئے کہ ان کو قبول کریں۔ خود انہوں نے قادیان آنے کا وعدہ بھی کیا اور بتایا کہ میں احمدیت کے متعلق لوگوں میں چرچا کرتا رہتا ہوں۔

# حسابداران امانت صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع

جو روپیہ چیکوں کے ذریعہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس پر علاوہ بنک کے کمشن کے مندرجہ ذیل کمشن (بنک سے روپیہ منگوانے اور اس کے متعلق دیگر اخراجات پورا کرنے کے لئے) صدر انجمن احمدیہ چارج کرے گی۔ یہ کمشن صرف امانت کی رقوم پر ہی چارج کیا جائے گا۔ چندوں کی رقوم اس سے مستثنیٰ ہونگی۔

(۱) پہلے دو ہزار روپیہ — ایک آنہ فی سینکڑہ
(۲) دو ہزار سے پانچ ہزار تک — تین پیسے ״ ״
(۳) پانچ ہزار سے اوپر — دو پیسے ״ ״

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

# جماعت احمدیہ کی تعداد

ہندوستان کی آبادی چالیس کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ اور یہاں جماعت احمدیہ کی تعداد چند لاکھ سے زیادہ نہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ صرف ہندوستان میں ہی اسلام اور احمدیت کو پھیلانا کتنا بڑا کام ہے۔ خاص طور پر موجودہ صورت میں کہ بیعت کی رفتار قلیل ہے۔ درج ذیل نقشہ سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کی دس فیصدی جماعتوں میں صرف ۳۶ نئی بیعتیں ہوئیں۔ اس عرصہ میں ہندوستان کی ساری جماعتوں میں ۹۸ نئے افراد داخل احمدیت ہوئے۔ پس تبلیغ کیجئے۔ اور تبلیغ کے خیال کو اپنے دوستوں میں دوہرایئے!

(نورالدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری)

## نقشہ بیعت اندرون ہند از یکم فتح تا ۲۰ فتح ۱۳۲۳ ہش

اس میں صرف دس فی صدی جماعتوں کی بیعت دکھائی گئی ہے

| نمبر شمار | نام جماعت | تعداد بیعت | نمبر شمار | نام جماعت | تعداد بیعت | نمبر شمار | نام جماعت | تعداد بیعت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | قادیان بذریعہ تبلیغ مقامی | ۹ | ۲۵ | کرڈاپلی - اڑیسہ | × | ۴۷ | کانگڑہ ضلع ہوشیارپور | × |
| ۲ | لاہور | × | ۲۶ | کھاریاں - ضلع گجرات | × | ۴۸ | کراچی | × |
| ۳ | کریام ضلع جالندھر | ۱ | ۲۷ | دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور | × | ۴۹ | ونجواں ضلع گورداسپور | × |
| ۴ | دہلی | × | ۲۸ | پراونشل بنگال | ۲ | ۵۰ | فیروزپور | × |
| ۵ | سیالکوٹ | ۱ | ۲۹ | گنج مغل پورہ | × | ۵۱ | سامانہ محمودپور ریاست پٹیالہ | × |
| ۶ | حیدرآباد دکن | ۹ | ۳۰ | پاڑی پورچک امرچ کشمیر | × | ۵۲ | غوث گڑھ ماچھی واڑہ ریاست پٹیالہ | × |
| ۷ | کلکتہ | ۱ | ۳۱ | رشی نگر - کشمیر | × | ۵۳ | بھاگلپور سٹی | × |
| ۸ | کیرنگ - اڑیسہ | × | ۳۲ | دوالمیال ضلع جہلم | × | ۵۴ | کپورتھلہ | × |
| ۹ | ناسنور - کشمیر | × | ۳۳ | داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ | ۱ | ۵۵ | کوئٹہ | × |
| ۱۰ | شکار ضلع گورداسپور | × | ۳۴ | چک سکندر مع مضافات ضلع گجرات | × | ۵۶ | چانگریاں بانگا ضلع سیالکوٹ | × |
| ۱۱ | گٹھالیاں ضلع سیالکوٹ | × | ۳۵ | سٹروعہ ضلع ہوشیارپور | × | ۵۷ | مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ | × |
| ۱۲ | ننگل کلاں ضلع گورداسپور | × | ۳۶ | گھوکے ججہ ضلع سیالکوٹ | × | ۵۸ | عزیزپور ڈگری ضلع سیالکوٹ | × |
| ۱۳ | ادرحمہ ضلع سرگودہ | ۱ | ۳۷ | سیکھوالا ضلع شیخوپورہ | × | ۵۹ | جنڈہ ضلع سیالکوٹ | × |
| ۱۴ | تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور | × | ۳۸ | نگریاسرائے - اڑیسہ | × | ۶۰ | لالہ موسیٰ ضلع گجرات | × |
| ۱۵ | امرتسر | × | ۳۹ | شاہدرہ - لاہور | × | ۶۱ | کہنہ پور کشمیر | × |
| ۱۶ | سونگھڑہ - اڑیسہ | × | ۴۰ | جہلم | × | ۶۲ | محمد آباد سٹیٹ سندھ | × |
| ۱۷ | بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان | × | ۴۱ | بمبئی | ۲ | ۶۳ | جانووالی میانوالی کوٹ باجوہ ضلع سیالکوٹ | × |
| ۱۸ | محمود آباد ضلع جہلم | × | ۴۲ | کھیوہ کلاس والا ضلع سیالکوٹ | × | ۶۴ | شاہ پور امرگڑھ ضلع گورداسپور | ۷ |
| ۱۹ | لویکے ضلع گجرات | × | ۴۳ | یادگیر - دکن | ۱ | ۶۵ | چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ | × |
| ۲۰ | کنانور - مدراس | × | ۴۴ | بھیرو چیچی ضلع گورداسپور | × | ۶۶ | ملتان | ۱ |
| ۲۱ | چارکوٹ کشمیر | × | ۴۵ | گجرات | × | ۶۷ | ناصر آباد سندھ | × |
| ۲۲ | بھینی بانگر ضلع گورداسپور | × | ۴۶ | کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان | × | ۶۸ | نیکال اڑیسہ | × |
| ۲۳ | اٹھوال ضلع گورداسپور | × | | | | ۶۹ | مجوکہ ضلع سرگودھا | × |
| ۲۴ | موسنی بنی مائنز بہار | × | | | | | | |

# وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

**۸۰۱۳ء۔** منکہ متاب بی بی بیوہ راجہ محمد حسین خاں صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ امور خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن گوجرانوالہ حال مقیم لاہور ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۱۲-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میرے پاس مبلغ -/۱۰۰ روپے نقد موجود ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور قادیان سے لاہور پہنچ کر رقم موعود ادا کردی جائیگی۔ نیز اگر میرے مرنے پر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا متاب بی بی۔ گواہ شد ابوالبرکات غلام رسول راجیکی۔ گواہ شد برکات احمد بی اے۔ واقف زندگی۔ گواہ شد محمد نصر اللہ خاں پسر موصیہ مذکورہ۔ گواہ شد محمد سردار خاں پسر موصیہ مذکورہ۔

**۷۹۹۶ء** منکہ محمد یوسف ولد شیر محمد نمبردار مرحوم قوم جٹ وڑائچ پیشہ زراعت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگا ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۱۱-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ملکیت اراضی واقعہ موضع مانگا ۱۱ گھماؤں کاغذات سرکاری میں درج ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ -/۵۰۰ روپیہ کی اراضی میرے پاس رہن ہے۔ اور ایک مکان خام اور ایک حویلی جس میں میرا نصف حصہ ہے۔ چار مولیشی جن کی قیمت کا صحیح اندازہ نہیں۔ بوقت ادائیگی حصہ وصیت صحیح ادا کردوں گا۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اس جائیداد میں میری دو ہمشیرہ مشترک ہیں۔ بعد ادائیگی حصہ ہمشیرگان جو جائیداد میرے حصہ کی ہوگی۔ اسکی قیمت انشاء اللہ ادا کردونگا۔ یا صدر انجمن احمدیہ کے نام ۱/۱۰ حصہ کی اراضی بمعہ دیگر جائیداد ہبہ کردونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکا۔ تو میری وفات کے بعد صدر انجمن مذکورہ میرے ورثاء سے حصہ وصول کرے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا محمد یوسف ولد شیر محمد نمبردار مرحوم قوم جٹ ساکن مانگا۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ گواہ شد اللہ دتا نمبردار برادر حقیقی موصی مذکور گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد مولوی غلام رسول پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانگا۔

**۷۹۹۲ء۔** منکہ لیاقت زمانی بیگم زوجہ بابو نذیر احمد صاحب قوم شیخ قریشی عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی کوٹھی نواب لوہارو بازار بلیماراں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۱۱-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد بصورت زیور طلائی گلوبند وزنی پانچ تولہ ایک جوڑی بندے طلائی مالیتی -/۴۰۰ روپے ایک ہزار روپیہ بابت مہر میرے خاوند کے ذمہ قرضہ ہے۔ میں اس جائیداد کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن کو اپنی زندگی میں ادا کردونگی اور -/۵ روپے ماہوار مجھے میرے خاوند کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہونگی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی جائیداد ثابت ہو۔ اس میں بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ میرے وارثان کو کوئی عذر نہ ہوگا۔ اور صدر انجمن کو اختیار رہیگا۔ کہ وہ میرے ورثاء سے وصول کرے الامتہ لیاقت زمانی بیگم موصیہ۔ گواہ شد نذیر احمد امیر جماعت احمدیہ۔ گواہ شد انتظار حسین پروپرائٹر احمدیہ فرنیچر سٹور دہلی۔

**۸۰۱۷ء۔** منکہ شیخ نذیر احمد دوکاندار ولد شیخ محمد الدین صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ دوکانداری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱۲-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مکان پختہ جسکی قیمت -/۱۵۰۰ روپیہ ہے۔ اور نقدی کی صورت میں -/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ اور پانچ صد روپیہ کے قریب دوکان کا سودا وغیرہ ہے۔ کل رقم -/۳۰۰۰ روپیہ ہے۔ کیونکہ میں چندہ عام ہر ماہ اسی کے لحاظ سے ادا کرتا ہوں۔ اور اب میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ آئندہ چندہ ہر ماہ ۱/۱۰ حصہ اپنی آمد کا ادا کرونگا۔ اور -/۳۰۰۰ روپیہ کی وصیت ہر ماہ میں سیکرٹری مال کو -/۲۵ روپے ادا کرونگا۔ لہذا میری وصیت قبول فرمائی جاوے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اللہ مجھے دینی و دنیوی خدمت کو سرانجام دینے کی توفیق دے۔ آمین۔ اگر میری موت کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کا حصہ بھی ۱/۱۰ انجمن احمدیہ کو حق حاصل ہے۔ کہ وہ وصول کرے۔ ص العبد شیخ نذیر احمد دوکاندار گنج لاہور۔ گواہ شد مستری نور محمد گنج مغلپورہ۔ گواہ شد مستری جان محمد گنج مغلپورہ۔



## اعلان نکاح

میری دختر عزیزہ اختر النساء بیگم صاحبہ کے نکاح کا اعلان چودھری عبدالوحید خاں صاحب ولد چودھری الہ داد خاں صاحب کڑیال ضلع امرتسر کے ساتھ آٹھ سو روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۴۴ء بروز جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ اور طرفین کے لئے مبارک ہو۔ خاکسار (چودھری) دوست محمد خاں ایم اے بہروٹی ضلع ہوشیارپور۔

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**ماسکو ۳۰ جنوری** - مارشل سٹالن کے ایک خاص اعلان میں کہا گیا ہے کہ مارشل ژوکاف کی فوجیں مغربی پولینڈ میں جرمن سرحد کو پار کر کے جرمنی میں داخل ہو گئی ہیں - اور والڈن برگ کا شہر جو سرحد سے ۱۲ میل اندر ہے - قبضہ میں لے لیا ہے - والڈن برگ سے ایک بڑی ریلوے لائن سٹیٹن کی بندرگاہ کو جاتی ہے - برلین سے ڈینزگ جانے والی ریلوے لائن کے ایک بڑے جنکشن پر بھی روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ مارشل کونیف کی فوجیں برسلاؤ کے گرد گھیرا تنگ کر رہی ہیں - شمال اور جنوب کی طرف سے کونگز برگ سے اب وہ صرف دو میل دور ہیں - جنوب مغرب کی طرف سے بھاگ نکلنے کی جرمنوں نے کئی بار کوشش کی - مگر مارشل سکوسکی کی فوجوں نے انہیں کامیاب نہ ہونے دیا - امریکن اور برطانی طیارے دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر زبردست حملہ کر کے روسی فوجوں کا ہاتھ بٹا رہے ہیں - وہ تین روز سے مسلسل برلین پر سخت بمباری کر رہے ہیں - کل دن کے وقت بارہ سو بھاری امریکن بمباروں نے مغربی اور وسطی جرمنی پر حملے کئے - ایک جرمن فوجی افسر نے ایک بیان میں کہا کہ ممکن ہے ہمیں برلین خالی کرنا پڑے -

**لنڈن ۳۰ جنوری** - یوگوسلاویہ کے شاہ پیٹر نے اپنے جملہ اختیارات ایک ریجنسی کونسل کو سونپ دیئے ہیں - جس کے ممبر اس نے خود نامزد کئے ہیں - ڈاکٹر سباسک نے نئی گورنمنٹ بنالی ہے - جس میں وزیراعظم - وزیر جنگ اور وزیر خارجہ وہ خود ہوں گے -

**واشنگٹن ۳۰ جنوری** - لوزان میں امریکن فوج نے منیلا سے ۳۲ میل مغرب میں سان فرنینڈو کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے جو رسد و کمک کا بڑا مرکز ہے اور منیلا کا پھاٹک سمجھا جاتا ہے - اندازہ ہے کہ لوزان کی لڑائی میں اب تک ۲۵ ہزار جاپانی ہلاک و مجروح ہو چکے ہیں - مقتول و مجروح امریکنوں کی تعداد چار ہزار ۲۵ ہے - ان میں سے مقتولین کی تعداد ایک چوتھائی ہے - سائپان کے اڈوں سے اڑ کر امریکن ہوائی جہازوں نے ایوو جیما کے ٹھکانوں پر حملہ کیا - سنگاپور ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۵۰ اتحادی ہوائی جہازوں نے پالم بان پر حملہ کیا - جو سماٹرا میں تیل کا ایک اہم مرکز ہے -

**لنڈن ۳۰ جنوری** - ایک جرمن ڈپلومیٹ کا بیان ہے کہ جرمن ہائی کمانڈ کا اب فوجی صورت حالات پر کنٹرول نہیں رہا - جرمن جرنیلوں نے ہٹلر کو مشورہ دیا تھا کہ صلح کر لے - مگر اس نے یہ مشورہ ماننے سے انکار کر دیا - اور حکم دیا کہ جنگ جاری رکھی جائے - اور اگر ضرورت ہو تو جرمن فوجیں ڈالومیٹ کے پہاڑوں میں پسپا ہو کر لڑائی جاری رکھیں - برلن میں صلح کا عام چرچا ہے - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک مشہور جرمن صلح کی شرائط معلوم کرنے کے لئے اتحادی نمائندوں کے پاس گیا بھی تھا - مگر مایوس واپس آیا - کیونکہ اتحادی غیر مشروط اطاعت کا مطالبہ کرتے ہیں -

**سٹاک ہالم ۳۰ جنوری** - جرمنوں نے سائلیشیا میں صنعتی کارخانوں کو آگ لگا دی ہے - پرشیا اور سائلیشیا کے دیہات اجاڑ دیئے گئے ہیں اور اس وقت یہ علاقہ تنور کی شکل میں جل رہا ہے اور روسی فوجیں گھری ہوئی جرمن فوجوں کو تباہ کرنے میں مصروف ہیں -

**لنڈن ۳۰ جنوری** - پریذیڈنٹ روزویلٹ کے ذاتی نمائندے یہاں پہنچ چکے ہیں - اور قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ آمد مسٹر چرچل - مارشل سٹالن اور مسٹر روزویلٹ کی کانفرنس کے سلسلہ میں ہے جو عنقریب منعقد ہونے والی ہے -

**لنڈن ۳۰ جنوری** - جرمن کمانڈر انچیف نے اپنی فوجوں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ جرمن دنیا پر واضح کر دیں کہ ان کی قوت مزاحمت ناقابل تسخیر ہے - جرمن قوم ذلت و رسوائی کے ساتھ زندہ رہنے پر غیورانہ موت کو ترجیح دے گی - اور جرمنی کی حفاظت کے لئے خون کا ہر قطرہ بہا دے گی -

**قاہرہ ۳۰ جنوری** - شاہ فاروق واپس مصر پہنچ گئے ہیں - عربی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ شاید سلطان ابن سعود اس سال مصر آئیں

**لنڈن ۳۰ جنوری** - مارشل سٹالن کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ میمل پر قبضہ ہو جانے سے اب سارا لتھونیا سرخ فوج کے قبضہ میں آگیا ہے - جنوبی لتھونیا میں محصور جرمن فوج کے بچ نکلنے کے لئے اب صرف سمندر کا راستہ ہے - مگر وہاں بھی روسی بیڑہ اسے تباہ کرنے کے لئے موجود ہے -

**لنڈن ۳۰ جنوری** - گزشتہ ہفتہ انگلستان کے بعض حصوں میں ایسی سخت سردی پڑی کہ گزشتہ ریکارڈ ٹوٹ گئے - درجہ حرارت انجماد سے بھی ۲۹ درجہ نیچے گر گیا -

**بمبئی ۳۰ جنوری** - اعلان کیا گیا ہے کہ کستوربا میموریل فنڈ میں اب تک ایک کروڑ ۱۴ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے -

**ماسکو ۳۰ جنوری** - ایک روسی اعلان مظہر ہے کہ موجودہ بڑے حملے کے آغاز سے اب تک چار لاکھ جرمن سپاہی اور افسر ہلاک ہو چکے ہیں - اڑھائی لاکھ جرمن فوج مشرقی پرشیا میں گھری ہوئی ہے

**لنڈن ۳۰ جنوری** - آزاد یوگوسلاوی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ مارشل ٹیٹو نے ایک بھاری جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے شاہ پیٹر کو ہر قسم کی مراعات پیش کیں - مگر وہ سمجھوتہ کرنا نہیں چاہتے - حاضرین نے اعلان کیا کہ وہ بادشاہ کو نہیں چاہتے - مارشل ٹیٹو کو چاہتے ہیں

**ماسکو ۳۰ جنوری** - برلین میں مقیم غیر جانبدار ممالک کے سفیروں نے اپنے ملازموں کو روسی زبان میں پرمٹ دیئے ہیں - تا جب روسی قبضہ ہو جائے تو ان کو تکلیف نہ ہو - گویا ان کے نزدیک برلین کی فتح اب یقینی ہے -

**لنڈن ۳۰ جنوری** - جرمن ڈینزگ کی بندرگاہ کو خالی کر رہے ہیں - اور بچے کھچے جرمن بیڑے کو ڈنمارک کی بندرگاہ کوپن ہیگن میں لے جانے کی فکر میں ہیں -

**لنڈن ۳۰ جنوری** - مارشل سٹالن نے لبلن پولش گورنمنٹ کے نمائندوں سے بات چیت کی - جس میں پولش روسی تعلقات نیز وارسا کو ازسرنو آباد کرنے کے سوالات پر غور کیا گیا -

**سرہند ۳۰ جنوری** - سرکاری طور پر ریاست پٹیالہ کی سول ملازمتوں کے لئے فرقہ وارانہ تقسیم کر دی گئی ہے - سکھوں کے لئے ۵۱ فی صدی ملازمتیں مخصوص کر دی گئی ہیں - مسلمانوں کیلئے ۲۱ اور ہندوؤں کے لئے ۲۷ اور باقی اقوام کے لئے ایک فی صدی مخصوص کی گئی ہیں -

**لنڈن ۳۰ جنوری** - بعض باتوں سے قیاس کیا جا رہا ہے کہ جرمنی کے سیاسی اور فوجی لیڈروں کے درمیان پالیسی کے بارہ میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے اور مشرقی محاذ پر جرمن ہائی کمانڈ میں اختلاف رونما ہو چکا ہے -

**چنگکنگ ۳۰ جنوری** - چین کے ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ جاپانی فوجیں کینٹن سے ہانکو جانے والی سڑک کے ساتھ ساتھ پیشقدمی کر رہی ہیں - اور اب ہینگ یانگ کے جنوب میں پچاس میل کے فاصلے پر ہیں - کینٹن کے علاقہ سے شمالی طرف بڑھنے والی فوجیں کینٹن سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر جا پہنچی ہیں - چینی فوجوں کے قبضہ میں ابھی ۱۰ میل لمبا علاقہ ہے - مگر اسے جاپانیوں نے دو مقامات سے کاٹ دیا ہے - اور اب اس علاقہ کے امریکی ہوائی اڈوں کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے -

**لاہور ۳۰ جنوری** - حکومت پنجاب نے جنگ کے بعد کی پانچ سالہ اصلاحی سکیم کے ماتحت صوبہ میں سڑکوں کی تعمیر پر بارہ کروڑ اور دیہات میں سستی بجلی مہیا کرنے پر سولہ کروڑ روپیہ صرف کرنے کا فیصلہ کیا ہے -

**دہلی ۳۰ جنوری** - محکمہ اطلاعات پنجاب کے موجودہ ڈائرکٹر سید نورا تقا صاحب لاہور میں حکومت ہند کے محکمہ اطلاعات کے ڈپٹی ایڈیشنل پرنسپل انفارمیشن آفیسر مقرر کئے گئے ہیں -

**لاہور ۳۰ جنوری** - گورنر پنجاب نے چودھری ٹیکا رام صاحب کو سر چھوٹو رام کی جگہ ریونیو منسٹر مقرر کیا ہے - آپ سر چھوٹو رام کے پارلیمنٹری سکرٹری تھے -

**ماسکو ۳۰ جنوری** - مارشل ژوکوف کی فوجیں اب ایسی جگہ ہیں کہ جہاں سے برلین نوے میل سے کچھ ہی زیادہ ہے -

**لنڈن ۳۰ جنوری** - مغربی محاذ پر پہلی امریکن فوج سانوچ سے پرے کچھ اور آگے بڑھ گئی اور کئی دیہات پر قبضہ کر لیا - اب وہ سیگفرئیڈ لائن کی بچاؤ کی چوکیوں پر پہنچنے ہی والی ہے تیسری امریکن فوج نے دریائے موڈلا کو پار کر کے کئی دیہات دشمن سے چھین لئے - کچھ دستے جرمن سرحد کو پار کر کے آگے نکل گئے ہیں شمالی السس میں سخت برف باری کے باعث فوجی کارروائیاں رکی رہیں -

**شوابو ۳۰ جنوری** - شمالی برما میں جینیوں نے دشمن کو کافی نقصان پہنچایا - لاشیو سے ۵۷ میل دور انہوں نے برما روڈ پر ایک مضبوط چوکی بنالی ہے *